بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم     نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم     وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت**

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

**خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ**
**جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے**
**مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا**

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 ؍نومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت     میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

وہ زمانہ جس میں سے اُس وقت مسلمان گزر رہے تھے درد رکھنے والے مسلمانوں کے لئے انتہائی بے چین کرنے والا زمانہ تھا لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسی حالت ہو گئی تھی کہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا۔ عملاً مسلمانوں میں نہ دین باقی رہا تھا نہ اسلام کی حقیقت باقی رہی تھی۔ اسلام کا درد رکھنے والے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے اور اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بھی تھے۔ ان کی شہرت بڑی دور دور تھی۔ بہت سے ان کے مرید تھے۔ ان کی بزرگی کی وجہ سے ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے ان کو دعوت دے کر کہا کہ آپ جموں آ کر میرے لئے دعا کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر دعا کروانی ہے تو میرے پاس آ کر کرواؤ۔ بہرحال بڑے بڑے لوگ ان کے مرید تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع سے ہی بڑا عقیدت کا تعلق تھا۔ اس وقت ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے ہی اس وقت حالات اور اُس زمانے کو دیکھتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عرض کیا تھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ     تم مسیحا بنو خدا کے لئے

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی لیکن ان کو یہ یقین تھا کہ آپ ہی زمانے کے امام اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو، اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ جب بھی دعویٰ ہو گا تم مان لینا۔ بہرحال صاحب بصیرت لوگ جانتے تھے کہ اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو اگر اس زمانے میں کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کے مخالفین کے منہ بند کئے تھے۔ جب تک آپ نے دعویٰ نہیں کیا بڑے بڑے علماء آپ کی اس بات کے معتقد تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ نے دعویٰ کیا تو یہی علماء اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی کرنے لگ گئے اور آج تک یہی مفاد پرست علماء ہیں جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں اور عامۃ المسلمین کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں۔ زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے

کے بارے میں بتایا۔ جو صاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بغض تھا کینہ تھا مفاد پرستی تھی ان کو سمجھ نہیں آئی۔

فرمایا: اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بعض دلیلیں بیان کروں گا جو آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

اب کوئی ہمارے دعوے کو چھوڑے اور الگ رہنے دے مگر ان باتوں کو سوچ کر جواب دے کہ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے تمہیں دینا پڑے گا۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ صدق اللہ ورسولہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سچی ہیں۔ ظالم طبع ہے وہ انسان جو ان کی تکذیب کرتا ہے۔

آپ نے 1903ء میں یہ بیان فرمایا کہ میرے دعوے کو 22 برس گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر تائیدات کیوں ہیں اللہ تعالیٰ کی میرے ساتھ۔ دوسرے آپ نے فرمایا کہ زمانے کی ضرورت ہے اور سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس زمانے میں مسیح نے آنا تھا اور جب ضرورت ہے تو اگر میں نہیں تو کوئی دوسرا پیش کرو۔ بہر حال کوئی مصلح آنا چاہئے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے۔ کیونکہ زمانے میں فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور مسلمانوں میں بھی فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس اگر مجھے جھوٹا کہنا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں بنیں گی یا تو کوئی دوسرا مصلح پیش کرو کیونکہ زمانہ چاہتا ہے کہ کوئی مصلح آئے یا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی تکذیب کرو، کہو کہ جھوٹے تھے سارے وعدے کہ ایسے بگڑے ہوئے حالات میں کسی مصلح کے بھیجنے کا وعدہ جو تھا وہ غلط تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حفاظت دین کی ضرورت بہر حال ہے۔ فرمایا کہ بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔

اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں ہے اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو نور قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانے کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میرا انکار کرتے ہو، میری تکذیب کرتے ہو تو تم اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کر رہے ہو۔ آپ فرماتے ہیں میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا دیتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدے کو پورا نہیں کیا۔ اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذ اللہ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ۔ میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ فرمایا پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے

قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ آپ کی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپ نے جو **امامکم منکم** فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا تو عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ٹھہرے گا یا نہیں۔ فرمایا پس میں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا پڑے گا مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہو گی مگر پہلے اپنی گمراہی اور روسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن و حدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔ میں قرآن و حدیث کا مصدق و مصداق ہوں میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں میں کافر نہیں بلکہ انا اول المؤمنین کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔

پھر مسیح موعود کی آمد سے متعلق بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں یہ ریلوے مسیح موعود کا ایک نشان ہے قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ واذا العشار عطلت۔ کہ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ فرمایا دینداری تقویٰ کے ساتھ ہوتی ہے یہ لوگ اگر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لیترکن **القلاص** میں ریل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر اس سے ریل مراد نہیں تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ حادثہ بتائیں جس سے اونٹ ترک کئے جاویں گے۔ پہلی کتابوں میں بھی اشارہ ہے کہ مسیح کے زمانے میں آمد و رفت سہل ہو جائے گی۔ فرمایا اصل تو یہ ہے کہ اس قدر نشانات پورے ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ تو اس میدان سے بھاگ ہی گئے ہیں۔ جیسے کسوف و خسوف رمضان میں کیا اسی طریق پر نہیں ہوا جیسا کہ مہدی کی آیات کے لئے مقرر تھا۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے ایسی سواری بھی نہیں نکلی ہے۔ فرمایا علامات دلالت کرتی ہیں کہ مسیح موعود پیدا ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم کو نہیں مانتے تو پھر کسی اور کو تلاش کریں اور بتائیں کہ کون ہے کیونکہ جو نشانات اس کے مقرر کئے تھے وہ تو سب کے سب پورے ہو گئے۔ نیک نیتی سے سعادتمندی کے ساتھ جو دلیلوں کو دیکھو اور سمجھو۔ اگر ضد کرنی ہے تو پھر کچھ نظر نہیں آئے گا پھر تو قرآن کریم بھی ہدایت نہیں دیتا۔ ہر ایک طالب حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعوے کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل، یعنی موجودہ ضرورتیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ایک سلسلہ خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ کو پہلے سلسلہ خلافت کے ہم رنگ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا **كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ** ۔ فرمایا کہ اب اس وعدہ استخلاف کے موافق اور اس کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ جیسے موسوی سلسلہ خلافت کا خاتم الخلفاء مسیح تھا ضرور ہے کہ سلسلہ محمدیہ کے خلفاء کا خاتم بھی ایک مسیح ہو۔ تیسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ **امامکم منکم**۔ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔ چوتھی بات یہ آپ نے یہ فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو تجدید دین کے لئے بھیجا جاتا ہے اب اس صدی کا مجدد ہونا ضروری تھا اور مجدد کا جو کام ہوتا ہے وہ اصلاحِ فسادات ِموجودہ ہوتا ہے۔ پس جو فساد اور فتنہ اس وقت سب سے بڑھ کر ہے وہ عیسائی فتنہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس صدی کا جو مجدد ہو کاسر الصلیب ہو جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے۔ پانچویں بات یہ کہ موسوی خلافت کی مماثلت کے لحاظ سے بھی خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا چودھویں ہی

صدی میں ہونا ضروری ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مسیح علیہ السلام آئے تھے۔ چھٹی بات یہ کہ جو علامات مسیح موعود کی مقرر تھیں ان میں سے بہت سی پوری ہو چکیں جیسے کسوف خسوف کا رمضان میں ہونا جو دو مرتبہ ہو چکا، حج کا بند ہونا، ذوالسنین ستارے کا نکلنا، طاعون کا پھوٹنا، ریلوں کا اجراء، اونٹوں کا بیکار ہونا۔ ساتویں بات یہ کہ سورۃ فاتحہ کی دعا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا اس امت میں سے ہوگا غرض ایک دو نہیں صدہا دلائل اس امر پر ہیں کہ آنے والا اسی امت میں سے آنا چاہئے اور اس کا یہی وقت ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے میں کہتا ہوں کہ وہ جو آنے والا تھا وہ میں ہوں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوت پر جو طریق ثبوت کا رکھا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں ان کو دیکھ لو۔ مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں ان مخالفوں کی حالت پہ نظر کرتا ہوں کہ جن امور کو بطور نشان پیش کیا کرتے تھے اب وہ جب پورے ہو گئے تو ان کی صحت پر اعتراض کرنے لگ گئے۔ مثلاً پہلے چاند سورج کی نشانی مانگا کرتے تھے۔ اب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر کوئی ان کو پوچھے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے صحیح ثابت کر دیا کیا وہ ان کے کہنے سے جھوٹی ہو جائے گی۔ افسوس تو یہ ہے کہ اتنا کہتے ہوئے ان کو شرم نہیں آتی کہ اس سے ہم مسیح موعود کی تکذیب نہیں کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق معلوم کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حق معلوم کرنا ہے پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔ مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کروا لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس میں آجکل مسلمان دنیا ایک عجیب حالت میں پھنسی ہوئی ہے۔ کوئی رستہ ان کو فرار کا نظر نہیں آ رہا۔ پاکستان میں بھی نئی نئی تنظیمیں بن رہی ہیں اب ایک نئی تنظیم بنی لبیک یا رسول اللہ کی جنہوں نے مارچ کیا پہلے لاہور کا گھیراؤ کیا پھر اسلام آباد کا گھیراؤ کیا اس کے بعد ایک اسی نام کی ایک اور تنظیم ہے جو گھیراؤ کر رہی ہے اور محاصرہ کیا ہوا ہے اسلام آباد کا اور کوئی حکومت کوئی فوج کوئی قانون ان کو روک نہیں سکتا۔ تو لبیک یا رسول اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کو ماننا اس کو سلام کہنا۔ یہ ہے لبیک کہنے کا صحیح طریقہ۔ کاش کہ یہ لوگ بھی اس کو سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی پاکستان کو بھی ہر مسلمان ملک کو بھی فتنہ و فساد سے بچائے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر خاص رحم فرمائے کیونکہ آجکل جو حالات ہو رہے ہیں اور جو مسلمان دنیا کے خلاف منصوبہ بندی ہو رہی ہے وہ بہت خوفناک ہے اگر انہوں نے ابھی بھی نہ سمجھا تو پھر بعد میں یہ پچھتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

......☆......☆......☆......

**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 17th - November - 2017**

## BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ...........................................................................................
..........................................................................................
..........................................................................................
..................................................................................

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**
**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**